جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۶

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ/

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت دہلی سے نکلتا ہے

الحق ایجنسی دہلی کی کتابین

تصدیق کلام ربانی

یعنی

مسلمانون کے بانی کی کہانی

دہلی مین پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت وضلالت ٹریکٹ مین مسمی مرادی لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو وبیہودہ تحریرات لکھکر شایع کئے تھے۔ اس کا مکمل ومفصل جواب سند بہ عنوان نام سے تقریبا تیرہ جز پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس مین حضور پرنور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر نامور فلاسفرون وعلماء یوروپین کی شہادتون سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیون کے

حمائل لطیف

با ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی نہایت خوشخط مطبوع [illegible]

ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد آیات کے متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیتے ہین

مجلد عہ دو روپے

مکمل تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج وحکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب [illegible] نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس [illegible] کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت ۴ روپیہ [illegible] کر دی [illegible] اس کی چند جلدین [illegible] اور بھی خریدنی مین [illegible]

[illegible] دفتر الحق سے [illegible] مین اور مجلد [illegible] مین بامحصول ملے گی جلد درخواستین بھیجین ورنہ پھر ایسی کتاب قیمت پر نہ مل سکے گی دیگر مطابع اور تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

پیغام

آریون کے یکصد ان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول ومنقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ [illegible] مسلمان اس کو خرید کر [illegible]

دہلی نمبر [illegible]

[illegible] معافیدار

خدا کے گھر کی حفاظت

جو انسان نے گھر بنائیں ان میں اور حیوان میں مطلق فرق نہیں ہے

جناب! آپ انسانی گھروں کی تعمیر اندر مستقد ہم روز و شب حیران و سرگرداں رہتے ہو۔ آرائش و پیرائش کے سامان بہم پہنچاتے ہو۔ بنیادوں میں پتھر ڈلواتے ہو۔ چھتوں پر بڑے بڑے شہتیر رکھتے ہو۔ استواری اور استحکام کے لئے پیلپلے اور ستون بنواتے ہو۔ مگر یہ تو کہو جسم کا جو خدا کا گھر ہے آپ کو کس قدر فکر ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا ہے

ہے انسان صنعت قدرت کا اک صندوق سربستہ ۔ و لیکن یہ نہیں کھلتا کہ اس میں بند کیا ہے؟

آپ کا جسم کلوں کا مخزن ہے۔ یہاں ہر ایک کل علیحدہ علیحدہ کام میں لگی ہوئی ہے۔ کہیں کھانا معدے میں جا رہا ہے۔ کہیں خون فضلہ علیحدہ ہو رہا ہے۔ کہیں دل گھڑی کے پنڈولم کی طرح ہل رہا ہے۔ اور کہیں دماغ تمام اعضائے جسم پر حکمرانی کر رہا ہے۔ اس کا انتظام کچھ اس قسم کا ہے کہ اگر ایک کل بھی بیکار ہو جاوے تو یہ گھر گر پڑتا ہے۔ اس لئے

دانا لوگ جو عقل اور شعور رکھتے ہیں جس طرح انسانی گھروں کی حفاظت کرتے ہیں

دیواروں کو دیمک سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چھتوں پر پلستر کراتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے گھر کو بھی وبا اور بیماریوں سے جو لڑنے اور اس کو مستحکم رکھتے ہیں بچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بڑے بڑے کارخانوں میں ہر وقت بہمہ وجوہ تیار......

آتش زنی سے بچنے کے لئے واٹر پمپ اور پانی سے بھرے ہوئے گھڑے موجود رکھتے ہیں

خدا کے گھر کی حفاظت کے لئے اور ان عوارضات سے بچانے کے لئے آپ کو ہر وقت مستعد اور تیار رہنا چاہئے۔ یقین جانئے کہ

اسی طرح طاعون نابکار بھی خوفناک آگ ہے

ہاں خوفناک آگ ہے جس طرح کارخانوں میں آگ لگنے کا سامان موجود ہے اسی طرح جسم میں وبائی امراض پیدا کرنے والے اشیاء ہر دم نمودار ہو سکتی ہیں۔ پس لازم ہے کہ آپ ہر وقت باسر و سامان رہیں

آتش طاعون کو بجھانے کے لئے تریاق طاعون

ایجاد کیا ہے۔ اگر وہ آپ کے گھر میں (جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے) موجود ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس خوفناک آگ کو بجھانے کا ذریعہ آپ کے پاس ہے۔ ہزارہا سرٹیفکٹ کتاب منگوا کر دیکھو ہزاروں شیشیاں ہر مہینے باہر جاتی ہیں۔ ضرورتاً بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ اس سے ضعف دل کی جگہ تقویت دل حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] طاعونی بخار اس سے رک جاتے ہیں۔ اور مریضان طاعون شفا پاتے ہیں۔ غریبوں۔ مسکینوں۔ عاجزوں۔ درماندوں اور مفلسوں کو للہ اور فی سبیل اللہ مفت اور اہل استطاعت اور دنیا داروں سے اس کی لاگت یعنی فی شیشی ایک روپیہ (عہ)۔ ۳ شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؎)۔ ۶ شیشی (۵؎)۔ درجن شیشی آٹھ روپے [illegible] خصوصاً طلبگار [illegible] آنا چاہئے

زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی ایڈیٹر رسالہ صحت حافظ۔ موچی دروازہ لاہور سے طلب کرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحق دہلی

نقل خط و کتابت جو لدہانہ پہونچکر قبل از مباحثہ فریقین مین ہوئی

رقعہ ثنائی نمبر ۱ منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق دہلی حال وارد لودھانہ
مین اسوقت لودہانہ مین آگیا ہون آپ قبل از تقرر میر مجلس
و منصف صاحبان حسب وعدہ مبلغ تین صد روپیہ جناب مولوی محمد حسین صاحب
رئیس لودہانہ کے پاس امانت رکہوادین باین شرط کہ منصفان نے فیصلہ
میرے (ثناء اللہ کے) حق مین دیا تو وہ فیصلہ دیکہکر روپیہ مجکو دیدین۔

ثناء اللہ ۱۵/۴/۱۲

رقعہ احمدی نمبر ۱ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث حال وارد لودہانہ۔

السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین

بیس پونڈ قیمتی مبلغ تین صد روپیہ بابت انعام موعودہ مندرجہ اخبار الحق
حسب تحریر جناب مولوی محمد حسن صاحب خانصاحب رئیس اعظم لودہانہ کی خدمت
مین امانتاً بھیجتا ہون اور عرض ہے کہ حسب شرائط مسلمہ فریقین جس فریق کے
حق مین فیصلہ ثالثان صادر ہو۔ اسکو حسب تجویز ثالثان دیدیا جاوے۔ اور اس روپیہ
کی رسید باضابطہ خانصاحب موصوف سے تحریر کرا کر عطا فرماوین۔ چونکہ شرائط
مباحثہ اور مبحث پہلے ہی طے ہو چکے ہین۔ اسلئے اب آپ صرف وقت
مباحثہ مقرر کرین۔ اور نیز وقت تحریر پرچہ جواب سے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے
وہ از کم اگر ڈیڑہ گھنٹہ نہین تو ایک گھنٹہ تحریر و مقرر فرماوین۔ کیونکہ اسمین
پرچے لکھنا اور نقل کرنا۔ پڑھ سنانا مشکل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ مین
پہلے بذریعہ الحق عرض کر چکا ہون۔
ہمارے میر مجلس منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک میگزین فیروزپور ہونگے
آپ اپنے میر مجلس کے اسم گرامی سے مطلع فرماوین۔ اور ثالث مسٹر مہر العل
آہوجہ بیرسٹر ایٹ لا غیر مسلم حسب ترمیم آنجناب مقرر کئے گئے ہین۔ اس
کی منظوری بہی فرماوین۔ اور مباحثہ کے لئے مکان شہزادہ ہوشنگ صاحب
مرحوم کا قرار دیا ہے۔ جو محلہ ڈیوڑیوال مین واقع ہے ۱۵/۴/۱۲ عاجز قاسم علی

رقعہ ثنائی نمبر ۲ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہمارے میر مجلس ہونگے
جو کل آد ینگے۔ ثالث کی بابت کل سوچکر جواب دونگا۔

ثناء اللہ

رقعہ احمدی بنام خانصاحب مولوی محمد حسن اہل حدیث
بعالیخدمت جناب خانصاحب مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودھانہ
بعد ما وجب گذارش ہے کہ مبلغ تین
صد روپیہ کے بیس پونڈ انعام موعودہ متعلق مباحثہ عاجز و مولوی ثناء اللہ صاحب
آپکی خدمت مین حسب درخواست مولوی ثناء اللہ صاحب اس غرض پر امانت
رکھے جاتے ہین۔ کہ بعد مباحثہ جو فیصلہ حسب شرائط مسلمہ فریقین مندرجہ اخبار
الحق و اہلحدیث ثالثان صادر فرماوین۔ اور جس فریق کو وہ غالب قرار دین۔ اس
کے حوالے کر دیئے جاوین۔ اور فریق گیرندہ زر مذکور سے رسید لیکر دیئے جاوین
براہے مہربانی اسیوقت باضابطہ رسید زر مذکور عنایت فرما کر متشکر فرماوین ۱۵/۴/۱۲

عاجز قاسم علی احمدی

جواب منجانب خانصاحب جناب من بعد ما وجب تحریر تین سو روپیہ مرسلہ آپکا بدست
میان محمد شفیع مجھے پہنچا اور بطور امانت رکھ لیا۔ بعد
فیصل مباحثہ فریق غالب کو باخذ رسید دیا جاوے گا
رسید ضابطہ لیجائیگی۔ ۱۵ اپریل سنہ ۱۲ء خاکسار محمد حسن لودہانہ

رقعہ ثنائی نمبر ۳ منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق دہلی وارد لودہانہ
ثالث کی بابت میرے رائے یہ قرار پائی ہے کہ کوئی

ایسا شخص ہونا چاہیئے جو مذہبی خیال کا ہو۔ الہامی نوشتون کی اصطلاح سے واقف اور ساتھ ہی اسکے دیانتدار بھی ہو۔ اسلئے مین پادری ویری صاحب کو پیش کرتا ہون امید ہے آپکو بھی ان اوصاف کے لحاظ سے صاحب موصوف کا تقرر منظور ہوگا۔ وقت کی بابت مجلس مین ہر سہ اصحاب میر مجلسان اور ثالث صاحبان فیصلہ کر دینگے ۱۲/۴ ۱۶

ثناء اللہ امرتسری

رقعہ احمدی نمبر ۳

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث

نمبر ۱ بجواب آپ کے رقعہ نمبر ۳ موخہ امروزہ کے گذارش ہے کہ حسب شرط نمبر ۳ آنجناب کے غیر مسلم ثالث ہونا چاہیئے۔ ہم نے غیر مسلم ثالث جس کو ہمارے خیال میں مقدمات کے سمجھنے اور فریقین کے بیانات کا اندازہ کرکے فیصلہ کرنے کی پوری قابلیت ہے۔ پیش کیا ہے۔ شرط مذکور مین یہ درج نہین کیا الہامی نوشتون سے واقف یا ناواقف ثالث ہونا چاہیئے۔ بلکہ مطلق غیر مسلم کی شرط ہے۔

نمبر ۲ دوسری شرط جو دیانتداری کے متعلق ہے۔ وہ فی نفسہ تو صحیح ہے۔ [illegible] محض قیاس سے ہی کیا جاتا ہے۔ اور ہمارا قیاس ہے بیرسٹر صاحب کی جانب [illegible] ہرگز نہین جاتا۔ اور یقین ہے۔ کہ کبھی بھی ان کی [illegible] گا۔ کیا ایسے شخص سے جس کو فریقین کے [illegible] سروکار نہ ہو [illegible] غیر مسلم۔ اور ساتھ ہی گورنمنٹ کا سرٹیفکٹ یافتہ بیرسٹر بھی جس کا کام ہی مقدمات کی حقیقت اور نسبت کو ظاہر کردکھلانا ہے۔ وہ شخص زیادہ قابل اعتماد ہو سکتا ہے۔ جس کو فریقین مین سے ایک فریق کے ساتھ نہ صرف مخاصمت ہو۔ بلکہ وہ اپنے مذہب کے خیال کے مطابق اس فریق سے جس فریق کا پیشوا مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے گفتگو کرنا یا ملنا جلنا بھی [illegible] خیال سے گناہ سمجھتا ہو؟

نمبر ۳ آپ خوب جانتے ہین کہ آریہ اور عیسائی یہ دونو فریق احمدیہ کے ساتھ کسقدر مذہبی حیثیت سے بغض وعناد رکھتے ہین۔ پھر ایسے مخالف کو جس کی مخالفت مسلم ہے۔ اس مقدمہ مین ثالث مقرر کرنا لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کی خلاف ورزی ہے۔ اور نیز بموجب اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۱ اگست سنہ صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۲ و ۴ مخالف رائے کی شہادت جبکہ قابل تسلیم نہیں ہے تو اسکا فیصلہ کیونکر قابل تسلیم ہوگا؟

نمبر ۴ غیر مسلم کا مصداق تو میرا پیش کردہ ثالث ہے۔ اور اس آنجناب کے پیش کردہ ثالث کے متعلق عقل کا فتویٰ اور آپ کا مسلمہ اصول جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔ یہی ہے کہ اسکو ثالث نہ منظور کیا جاوے۔ اگر الہامی نوشتون کے سمجھنے کی قابلیت آپ کے پادری صاحب مین ہوتی۔ تو وہ قرآن کریم جیسے پاک الہامی نوشتہ کو سمجھکر پادری صاحب نہ ہوتے۔ بلکہ مولوی صاحب ہوتے۔ حالانکہ بحث متنازعہ فیہ مین کوئی امر بھی الہامی یا غیر الہامی ایسا نہین جو بیرسٹر صاحب کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ لہذا التماس ہے کہ بیرسٹر صاحب کا ثالث ہونا جو کسی شرط مسلمہ فریقین کے خلاف نہین منظور فرماوین۔ اور اس کو طول دینا وقت ضائع کرنا ہے۔ امید ہے کہ بعد منظوری ثالث جواب سے مطلع فرماوینگے ۱۲/۴ ۱۶

عاجز قاسم علی احمدی

رقعہ ثنائی نمبر ۴

مین اپنی طرف سے وفد بھیجدونگا زبانی گفتگو سے جو طے ہوگا وہ تحریر مین آکر قرار پائیگا۔ ثناء اللہ

رقعہ ثنائی نمبر ۵

منشی قاسم علی صاحب

ثالث کے فیصلہ کے لئے وفد بھیجتا ہون جنکا نام درج ذیل ہین۔ ان مین سے جن صاحب کو آپ چاہین چن لین یا قرعہ ڈال لین جو شرعی طریق ہی ہے۔

نمبر ۱ پادری ویری صاحب نمبر ۲ ماسٹر لالہ رام صاحب مدرس ہائی سکول لودھیانہ

نمبر ۳ سردار بچن سنگھ پلیڈر گورنمنٹ ایڈوکیٹ

نمبر ۴ پنڈت رگناتھ داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر فیصلہ کے بعد دونوں فریق کے آدمی ثالث کے پاس جاکر منظوری لینگے اگر وہ اول منتخب نہ مانیگا تو اسی قاعدہ سے دوسرا انتخاب کیا جاویگا ۱۲/۴ ۱۶ ابو الوفا

رقعہ احمدی نمبر ۴

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نیاز مندی کے پرچہ نمبر ۲ کا جس مین ہیرالال صاحب بیرسٹر کو ثالث مقرر کرنے کے منظوری کے لئے بھیجا گیا تھا آپ نے کوئی جواب نہین دیا اور بغیر فیصلہ ثالث پیشکردہ راقم جو حسب شرائط مسلمہ فریقین غیر مسلم ہے۔ کسی جدید ثالث کا انتخاب مین مناسب نہین سمجھتا ورنہ کوئی وجہ معقول سمجھ مین آتی ہے کہ بیرسٹر صاحب مذکور کو چھوڑکر اور انتخاب کیا جاوے اور پھر در بدر رضامندی حاصل کرنے کے لئے آدمی بھیجے جاتے ہین لہذا براہ مہربانی آپ پہلا غیر مسلم ہی منظور فرماوین یا وجوہات نامنظوری سے مطلع کرین پھر کسی اور کی طرف توجہ کی جاوے گی اور کوئی زبانی گفتگو اس مباحثہ کے متعلق موجب شرائط مسلمہ فریقین مین نہین کرونگا۔ ہر ایک امر تحریری ہوگا دیگر شرط نمبر ۱۳ فقط ۱۲/۴ ۱۶

عاجز قاسم علی احمدی

رقعہ ثنائی نمبر ۶ منشی قاسم علی صاحب

آپ ثالث کی بابت خواہ مخواہ دیر کر رہے ہین آپ کے پیش کردہ ثالث کی بابت جو مین نے انکار کیا اسکی وجوہات بہت ہین منجملہ انکے ایک یہی وجہ کافی ہے۔ کہ شخص معلوم کی بابت مین نے سنا ہے کہ وہ آپ کے بعض معزز دوستون سے بہت گہرہ دوستانہ رکھتا ہے ایسا کہ کسی اپنے ہم مذہب وقوم سے ہی نہین آپ کی ضد اور اصرار کرنے سے ہمارا یہ شک اور پختہ ہوتا ہے اگر یہ گمان صحیح نہین تو اسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ آپ کیون اس پر اصرار کرتے ہین علاوہ اسکے چونکہ مین انکار پر انکار کر چکا ہون اسلئے اس کا اثر دل کی طبیعت پر ہونا ضروری ہے۔ پس جس زور و نور سے آپ نے اس بحث کی تجویز اوٹھائی اور آئے ہین اسکو بٹھائیے در پہلو تہی نہ کیجئے۔ ورنہ پبلک یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ جس طرح میرے قادیان بے پر مرزا صاحب چھپ گئے تھے ایڈیٹر الحق بھی ان کی اتباع سنت نا چھپ گئے۔ امید ہے آپ از راہ انصاف غور فرماینگے۔ اور ہمارے ان کردہ مشفقون مین قرعہ اندازی کرکے منتخب کرین گے۔ جو فیصلہ کی ایک تسری وجہ ہے ۲۴/۱۲ ابو الوفا ثناء اللہ   سلہ نقل مطابق اصل ہے۔

رقعہ احمدی نمبر ۵ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

مولوی ثناء اللہ صاحب بجواب آپ کے رقعہ نمبر مورخہ ۲۴ زیادہ حالی واضح ہو۔ کہ آپ نے مسٹر ہیرا لال کے متعلق جو وجوہات ظاہر فرما کر نامنظوری کی بنا قرار دی ہے۔ گو ان مین گفتگو ہو سکتی ہے لیکن بپاس خاطر آنجناب ہم انکی ثالثی کی تجویز واپس لیتے ہین۔ اور چونکہ ماسٹر نور بخش صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ سردار بچن سنگھ صاحب پلیڈر کا تقرر بطور ثالث پسند کرتے ہین۔ اور ان کا نام آپ کے رقعہ نمبر ۵ مین بھی پیش کیا گیا ہے۔ سو ہم بھی سردار صاحب موصوف کے تقرر پر رضامند ہین۔ لہذا اب آپ ایک رقعہ لکھکر اپنے آدمی کے ہاتھ علی الصباح بھیجدین وہی مضمون ہم لکھکر اپنے آدمی کو دیکر آپکے آدمی کے ہمراہ سردار صاحب موصوف کی خدمت مین بھیجدینگے۔ جو ان کو ثالث بننے پر رضامند کرین گے۔

بعد ازین مین نہایت ادب کے ساتھ جناب کی خدمت مین گذارش کرتا ہون۔ کہ اسوقت تک مباحثہ ہذا کے متعلق بپابندی شرائط مسلمہ نہایت تہذیب اور شائستگی سے جسقدر خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس مین اس عاجز کی جانب سے کوئی لفظ کنایۃً یا اشارتاً ایسا نہین لکھا گیا

جس سے آپ کی دلآزاری ہوئی ہو۔ لیکن بلا وجہ معقول اور باوجود مباحثہ پر پوری آمادگی کے آپ نے اپنے رقعہ نمبر ۳ مین ہمارے پیشوا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شان مین محض بے بنیاد واقعہ کا ذکر کرکے شرط نمبر ۳ کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس کے متعلق مین آپ کے کانشنس سے اپیل کرتا ہون۔ کہ آیا ایسے خلاف تہذیب الفاظ لکھنے کا آپکو کوئی حق ہے؟ چونکہ یہ ابتدا آپ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور مین تا بمقدور خود اختتام بحث تک ایسے کلمات جواب دینا لکھنے سے اجتناب ہی کرتا رہونگا۔ جن کے لکھنے پر مجھے آپ کی طرف سے تحریک ہوگی۔ کیونکہ شرائط کی پابندی مین اپنے لئے بعد تسلیم شرائط واجب سمجھتا ہون۔ امید ہے کہ آئندہ آپ اس معاملے مین زیادہ احتیاط سے کام لین گے ۲۴/۱۲ عاجز قاسم علی احمدی

رقعہ ثنائی نمبر ۷ منشی قاسم علی صاحب

مین اور یہ پبلک آپکی مہربانی کے مشکور ہین کہ آپ نے تقرر ثالث کے متعلق گو طول دیا۔ مگر زیادہ نہین دیا۔ معاہدہ ارسال ہے۔ اس پر دستخط کرکے ثالث صاحب کی خدمت مین جلدی بھیجدین تاکہ کارروائی آج ہی شروع ہو جاوے۔ رقعہ سابقہ مین مین نے کوئی لفظ دل آزار اور بے بنیاد نہین لکھا تھا۔ جناب مرزا صاحب کا اصول ہے۔ کہ صحیح واقعہ کا اظہار قبیح نہین۔ خیر آئندہ کو آپ کے ملال خاطر کا زیادہ لحاظ رہیگا۔ ابو الوفا ۲۴/۱۲

رقعہ ثنائی نمبر ۸ منشی قاسم علی صاحب

ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ فریقین کے آدمی سو تک کئے جاوین۔ ثناء اللہ ۲۴/۱۲

رقعہ احمدی نمبر ۶ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

مولوی ثناء اللہ صاحب افسوس ہے کہ جناب نے عاجز کی سابقہ التماس جو جناب والا کی ترمیم پر ابراز کی گئی تھی۔ منظور نہ فرمائی اور آخر وہی ضرورت آپ کو پیش آئی اور ایسے وقت پیش آئی کہ جسوقت مین اس کے متعلق سخت معذور ہون کیونکہ اسطرف بیس زاید آدمیون کو اطلاع دینا جواب دینے کے بعد نامناسب ہے۔ لہذا بپاس خاطر آپکی نیز غلام یسین صاحب دس آدمیون کی علاوہ سابقہ تیس اشخاص کے آنے کی اجازت ہے جنکے لئے اپنے ٹکٹون مین سے دس ٹکٹ ارسال ہین۔ ہمارے دس آدمی بغیر ٹکٹ کے ہونگے

عاجز قاسم علی احمدی ۲۴/۱۲

مراسلات!

یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا

احمدی آئینہ

قرآن کریم کی یہ ایک پیشین گوئی ہے جو تقریباً چودہ سو برس ہونے کی گئی تہی جس کی مصداق فی الحقیقت زمانۂ موجودہ کے مسلمانون کی حالت ہے ۔ جسکی تقویت حدیث کے کشفی نشانات سے بہی ہوتی ہے کہ آخر زمانہ مین قرآن کریم اوٹھہ جائیگا ۔ لوگون کے دلون سے محبت اسلام ٹہنڈی ہو جائیگی ۔ علما ربے تقوائے و دیانت جاتا رہیگا ۔ سود (بیاج) بذات خود ایک تجارت بن جائے گا ۔ نصرانیون کو غلبہ ہوگا ۔ غرض ہر پہلو اور ہر صورت سے اسلام تباہ و برباد ہو جائیگا ۔ تب غیرت خداوندی ایک رجل فارسی کو خلق فرمائیگی جس کے ہاتہون اسلام ثریا سے اوتر آئیگا ۔ ابہی کچہہ دن ہوئے کہ مولنا ازاد سبحانی صاحب نے ایک مضمون قیصر ہند فیض آباد کے مختلف نمبرون مین مسطور فرماتے ہوئے ندوہ اور دیوبند کی پژمردگی پر بہ رسوم تعزیت آنسو بہائے ہین ۔ اور گورِ دلن کے اوٹہتے ہوئے حسن کے محرم و ہمدم ہو کر سینہ کوٹا ہے ۔ اور یہہ درد کچہہ ہمارے مولانا ہی کے سینہ مین نہین اوٹہہ رہا ۔ بلکہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بہی اس ماتمی حلقہ مین شریک ہو کر ہائے ترقی وائے ترقی کی نوحہ خوانی سے ازاد سبحانی صاحب کے ہم آہنگ ہے ۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اصلی کامیابی نہ الہیات کو میسر نہ دار العلوم کو حاصل ۔ اس کا باعث یہی ہے کہ ان کے تمامی لکچر ایک گراموفون .... کی پلیٹ ہین جس مین سے اتامرون الناس بالبر ..... و انما نحن مصلحون کی آواز نکل رہی ہے ۔ لیکن واقعات تام اس مصنوعی آواز کو الا انھم ھم المفسدون ولا کن لا یشعرون سے باطل کر رہے ہین ۔ یعنے سن رکہو وہی ہین بگاڑنے والے جو لیپٹ کو (انما نحن مصلحون) سنوار والے کہہ رہے ہین ۔

اے مسلمانون کی ذریت تم سے حقاً کہتا ہون کہ اسلام تمہارے پاس نہین تم نے تو مدت ہوئی کہ ہوش سنبہالتے ہی اسلام کو وداع کر دیا ۔ اب تو تمہارے ہاتہون مین بجز فتوائے کفر کے کچہہ باقی ہی نہین رہا ۔ یاد رکہو کہ مین تم سے اس وقت وہی لفظ کہونگا جو مسیح ابن مریم نے اپنے شاگردوں کی کمزوری احساس کر کے حادثہ صلیب سے نجات پا کر کہے تہے ۔ اگر تمہارے پاس رائی کے دانہ کی برابر بہی ایمان ہوتا تو تم پہاڑ کو کہتے کہ یہان سے وہان چلا جا تو چلا جاتا ۔ اے اپنی جانون کے دشمنون سوچو اور غور کرو کیا یہ بات اوس نبی اللہ کی سچ نہین ۔ اور اگر سچ ہے تو اس سچائی کا نمونہ دکہلاؤ کیا تمہارا خدا تم سے روٹہہ گیا ؟ کیا اوس نے واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون کے اقرار سے تمہین امید تو دلائی پر فلاح دیتا نہین ۔ اس کا جواب تمہاری زبانون اور قلبون سے بجز اس کے اور ہو نہین سکتا کہ اللہ تعالےٰ تو اپنے وعدہ پر قایم ہے مگر ہم ہی عملی افعالون سے بہاگ گئے ہین ۔

اے الہیات تجہے قسم ہے آسمانون والے رب کی ہم تجہی پر منصفی رکہتے ہین کہ کیا آجکل کی انسانی تدبیرون اور کل مغربی تعلیمون نے یقینی کامل الانسان بنانے کے بجائے ، اوس ذی اسکوٹا و الاطوار اور فرقہ نشین نہین بنا دیا ۔ البتہ جہان تم دنیوی علوم کے مرکزی نقطہ سے ہٹ کر ابطی الحکومت ہو چلے تہے ۔ وہان تمکو علیگڈہ کی تعلیم نے ایک معنی کر کے .... ٹہوکرون اور پائمالی سے بچا لیا ۔ لاکن ساتہہ ہی تمہارے گلون مین بدگوہری کا ہار ڈالکر وہ گلگونہ ملا کہ تم نے عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر رنگ مین اسلامی سرکل (دائرہ) مین نوچ کہسوٹ ۔ چہینا جہپٹی ۔ وا کر دی ۔ لو اسکو بہی جانے دو ۔ اور ہمین اپنے قلبون سے فتوے لیکر ہمین بتا دو کہ تم اخوت علی تعلق اللہ جو ادیبت کا ایک عمدہ سے عمدہ جوہر ہے وہ رکہتے ہو ۔ کیا تم سیرت تحسین رکہتے ہو ۔ مگر اس سوال پر تمہارا یہ کہنا کہ ہان صاحب ہم طینت شیخین رکہتے ہین ورجبت ۔ ہم کو گمرکے دن شیعون کے سر توڑا کرتے ہین ۔ کافی نہ ہوگا ۔

اے گریز پائے عالم کے شہسوارون اللہ تعالےٰ کے واسطے غور کرو اور ہمین جواب دو کہ تمہارے وہ تقریرین جنکو تم گہنٹون اور پہرون پنڈال مین کہڑے ہو کر لوگون کو سناتے ہو اوس مین سے تم خود بہی کسی ایک بات کے پابند ہو کیا تمہارے اقوال سے تمہارے افعال کی تائید ہو سکتی ہے کیا تمہاری زبانین تمہارے لبون کے ساتہہ الکاینت الشمس ذی العصر فالنہار ذکیطریح شرط و جزا کا ربط رکہتی ہین ۔

دیکہو اور آنکہین کہولو کہ زمانہ تمہارے گریبانون مین ہاتہہ ڈالے روبیہ ہے کہ تمہاری خود غرضی نے قوم کو مجروح و مردہ کر دیا اب اس مین سانس لینیکی بہی جان نہین ہے ۔ انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب ۔ الجزء عزة

ایران کیون تباہ ہوا اسی وجہہ سے کہ اوس نے اپنی تمامی خواہشون اور خلجتون کو ایک کریم النفس انسان سے (جسکو) میسر ہونا ایمان بالقرآن وضع کر لیا ۔ تہا اور اس انہماک سے یہانتک خود رفتہ ہوا کہ اوس نے اللہ تعالےٰ کے اوس فرمان کو بہی پس پشت ڈال دیا جس کی پابندی کے بدلے مین نصرت و فتح کا اقرار تہا ۔ کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلۃ واحدۃ

یعنی اے مومنون کا ضرر جانتے ہین کہ تم ذرا بھی اپنے ہتیارون سے غافل ہو تو تم پر ایک بارہی ٹوٹ پڑین - سوتم اپنے ہتیارون سے غافل نہ ہونا - مگر ایران نے اس حکم کی پابندی نہین کی اور خود قومی جمعیت کے شیرازہ کو بکھیر دیا - اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی کچھ پروانہ کی آخر کیا ہوا وہی ارشاد خداوندی ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم پورا ہوا - انجز عنا انفال رع ۶

یاد رکھو اور کاربند ہو کہ تم اپنے مقصود ومطلوب ومقتضائے طبیعت بشری کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو ورنہ خوبی ہی دعوے کوئی چیز نہین جب تک عمل نہ ہو کیونکہ اگر پاگل خانہ جاکر دیکھو تو وہان بہی کوئی کہتا ہوگا کہ مین بادشاہ ہون سارے جہان کو فتح کرونگا - اور کوئی اپنے آگے کنکرون کا ڈہیر لگائے بڑبڑا رہا ہوگا - کہ میرے خزانہ سے لاکہہ دس لاکہہ جو چاہو لیجاؤ - کوئی اپنی ٹانگون پر کود رہا ہے - اور خیال کر رہا ہے کہ میرے گھوڑے کی تیز روی سے بڑی لین کا انجن بہی پیچھے رہ گیا ہے -

اب ان پاگلون اور اس شخص مین کیا فرق ہے جو مومن ہونیکا مدعی ہے مگر عمل نہین کرتا - زبانی جمع خرچ بہت کچہ مگر حقیقت کچہہ نہین رکہتا دوستون میری تائید یہانی پاگل خانہ جاکر کرو اتنی مصیبت بہت ہے آجکل ہر شہر مین انجمنین اور مصلحان قوم موجود ہین وہان جاکر دیکہہ لو یہی نظارہ نظرون میں گھوم جائے گا -

یہ ایک عجیب بات ہے کہ گرد کل تو اس مدرسہ کو اپنا اتالیق بنائے جسکی سنگ بنیاد ہجرت کے تین سال پہلے مکہ معظمہ مین قائم ہوئی ہو - اور جس کا ہیڈ ماسٹر ایک تیرہ برس کا لڑکا ہو جس بچہ کی نسبت طاؤس جیسے علامہ کی یہ شہادت ہو کہ وہ کمسنی ہی مین پانسو طلبا کے حلقہ درس کو ایک لفظ مین فیصلہ کر کے سب کو نہال بنا دیتا تہا - یہی وہ معصوم بچہ ہے جس نے مسیلمہ کذاب جیسے شاعر کے مقابلہ مین عمر ثانی سے خطاب پایا - یہی وہ بچہ ہے جسکی نسبت علامہ ابو وائل کی یہ شہادت ہے کہ ایک سال ... مین حج کے خطبہ پر روم وروس کے شعرا حیرت سے دم بخود منہ تکتے تہے یہی وہ بچہ ہے جس نے یہود وعیسائیون سے کہا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی موت کے ناقابل شبہ ثبوت پیش کئے یہ کون ہونہار بچہ تہا جس نے چہوٹے سے سر مین یہ خوبیان ودیعت تہین - یہ وہ بچہ ہے جسکے لئے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ اوٹہا کر دعا کی تہی جس کی نسبت عبداللہ ابن صفوان فرماتے ہین کہ ایک دن مین اس بچہ کے مکان پر گیا تو وہان

طلبار کا بڑا مجمع تہا - اور ان کے بہائی عبداللہ طلبار ومسکینونکو کہانا کہلا رہے ہین - اور دوسرے صاحب تعلیم دے رہے تہے - اسوقت ابن زبیر کی حکومت تہی ابن صفوان نے ابن زبیر سے کہا کہ اب تیری حکومت کی کیا حاجت عباس رضی اللہ کے دو بیٹے ہین ایک طلبار وغربا کو محنت کر کے کہلاتا ہے اور دوسرا انکو پڑہاتا ہے -

کون ہے جو ہمین جواب دے کہ اسوقت بہی ایسے اوستاد موجود ہین کہ خود کسب جائز سے پیدا کرین اور طلبار کو پڑہائین اور کہلائین - جاؤ تواریخ عالم مین بجز اسلام کے سب جگہ ڈہونڈہ آؤ کہین یہ صورت ہمدردی نہ پاؤ گے اور کچہہ ہی ایک ہمارے پاس درسگاہ نہین تہی بلکہ اور بہی اسلامی درسگاہین تہین جنکی نسبت یزید ابن ارحم فرماتے ہین کہ اونکے طلبہ کا ہجوم ایک شاہی سواری کے جلوس سے کم نہ ہوتا تہا جسکا پروفیسر امیر معاویہ تہا -

اے لوگو تم کیون نامراد ہو - اس سبب سے کہ تم اپنے خزانہ سے جواہرات نکال کر خرچ کرنا ہی نہین چاہتے بلکہ یورپ وگرو کل کی ہوتیون سے سبق پڑہنا چاہتے ہو - بس کیا ایسی صورت مین بہی تم سے وہی لفظ نہ کہون کہ جو آج سے تیرا سو برس پہلے علم الہی سے نزول ہو کر تمہاری اس حالت کے لئے مقدر ہوچکے تہے - جس کو ہم نے اپنے مضمون کی پیشانی بنایا ہے -

راجی ناٹک ڈراما ناول اور دیوان سب چہوڑو
مسلمانون پڑہو قرآن سنبہالو دین وایمان کو
یہ قوم آریہ کیسی تمہاری ہو گئی دشمن
الگ تا ہو چلے جینا نہ چہوڑین ایک مسلمان کو
ہمین سے علم سیکہا اور ہمین سے ہاتھ پیر بجائے
ہمارے ہی ہوئے دشمن بہلا کر بذل واحسان کو

اگر تم کچہہ بہی علم رکہتے ہو تو کہہ سکتے ہو کہ بہارت ماتا کے پوت کافر نعمت ہوگئے یہ کسقدر قابل شرم مقام ہے کہ گورو کل تو اسلام کی فلاسفیون اور خوبیون سے متمتع ہو کر کہ سیلاب ہو اور انادون کی طرح گرو کل کو اپنا ماخذ بناتے ہوئے یتیمون کی طرح اوسکی ناشناک سر فرازیون کو اپنی اونگلی سے کہار کر خود کو مجبور مبتلا رہے ہو - یہی وہ قوی باعث ہے کہ جو تم اپنی خواہشون اور امیدون مین نامراد رہتے ہو بقول شخصے نیم حکیم خطرہ جان -

غرض تم مین حرص کا زہریلا مادہ کچہہ ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو تمہین گہن کی طرح کہائے جاتا ہے تم نے اپنے دماغون کو معطل کر کے خشک کر دیا ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ جس عضو سے کام نہ لیا جائیگا وہ یقیناً کمزور اور نکما

ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ جوہیاجی مین بعض سادہون کو دیکہا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعضا مین سے کسی عضو کو بسبب نہ کام لینکے اوس کو ایسا ہی معطل وبیکار کردیتے ہین۔ یہی حال تمہارے دماغون کا ہے۔ تم اپنے بلکلیفون کو محسوس ہی نہین کرتے گویا تم مین تجدید کا مادہ ہی خالق اکبر نے خلق نہین کیا بجز اس کے کہ دوسرون کو دیکہکر سینے کو ٹو۔ بال نوچو۔ ماتم کرو۔ اور دونکو افق المبین کے تارے توڑ نیکی تحریک کرو اور خود کچہہ نہ کرو۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم۔

اے پارسا دو۔ کیا تم کفر کے وارث نہین ہوگیا تمہاری حکومت مین کفر کا سکہ رائج نہین۔ کیا اہل قران نے اہلحدیث کو کافر نہین کہتے۔ کیا اہلحدیث اہل فقہ کو مرتد اور ضال نہین بتاتے۔ کیا حسد۔ دروغگوئی خودغرضی غداری۔ دہابی۔ پالیسی تمہارا ایمان نہین بنگیا ہ

بنگر اے قوم نشان ہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانیست کبیر

آؤ جہان تم نے گروکل کا نظارہ دیکہا ہے وہان ہمارا دولت خانہ (قادیان) بہی دیکہتے جاؤ۔ جس مین ایک معمار لاکہہا جوانون پر خلافت کر رہا ہے۔ اوس کے مقدم مصلح من اللہ (مسیح موعود علیہ السلام) نے کچہہ ایسی روح پہونکی ہے۔ کہ چہوٹے سے بڑا تک ایک ہی رنگ مین رنگا ہوا ہے۔ وہ میرے شیدائی تو مین اس کا فدائی۔ ہر اوسکا جان نثار نظر آتا ہے اس کا غمگسار۔ غرض ایکے علاوہ جن کو دیکہو وہ خلیفۃ المسیح کو مفتون ہے۔ دیکہہ رہے اور حاضر و غائب مین اوس کی دلی زبان سے یہ شعر نکل رہا ہے ہ

دل سے ہے جان سو جان سے ایمان ہی سوا
دل سے جان سے ایمان سے سوا تم مجکو

تقریباً تین چالیس برس خرچ ہوچکا اور کام ابہی جاری ہے مگر کسی کو یہ معلوم نہین کہ یہ روپیہ کہان سے آیا کس نے دیا۔ رفیق مسافر والا (یہ کتاب کا نام ہے) جو ہر ریلوے اسٹیشنون کے بک اسٹال پر بقیمت ۲ر ملتی ہے اپنی تحقیق سے لکہتا ہے کہ دوسو شخص قادیان کے لنگرخانہ سے روزانہ مفت کہاتے ہین۔ پہر لکہا ہے کہ حکیم نورالدین جن کو خلیفۃ المسیح کہتے ہین اون کا شفاخانہ مفت جاری ہے اور اسی اسکول کی تعریف لکہتے ہوئے کہتا ہے کہ یہان سے بہت عمدہ اخبار نہایت تفصیلی مضمون لئے ہوئے نکلتے ہین یہان باقاعدہ عربی اور انگریزی زبان کی تعلیم ہوتی ہے۔ ہمکو کوئی بتلائے کہ ان سب کے اخراجات کہان سے آتے ہین نہ بیٹنگ ہے نہ کانفرنس ایک

شخص کا حکم جس کی تعمیل مین سب کی گردنین خم ہین۔ اس جماعت کے لوگون کو نہ کسی ممبری کی فکر ہے نہ خطابات کی آرزو ہے ہان اگر تمنا ہے تو اپنی کمائی سے اشاعت اسلام کی دہن ہے۔ جیسا کہ مین پہلے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ کی نقل کو ذکر کرچکا ہون کہ ایک نوکری کرکے طلبا و مساکین کو کہانا دیتا ہے تو دوسرا اون کو دولت علم سے مالامال کرتا ہے جاؤ تمام ہندوستان مین گردش کرآؤ تو یہی آواز سنوگے کہ ہم نمونہ ہین آؤ دیکہو بلکہ دوسرون کو تعلیم و ہدایت اور مشورہ دیتے ہوئے تمام لوگ پاؤگے۔

اے اسلامی دعوے گیرو تم اپنی بہیانک شکل کو دیکہکر خوف نہ کرو یہ آئینہ کا قصور نہین ہے بلکہ یہ تمہارے ہی خط و خال ہین جو آئینہ کی صفائی سے تمکو نظر آرہے ہین۔ باقی دارد

میرزا احسام الدین۔ لکہنو محلہ بشیر تگنج ناظر انجمن احمدیہ

انجمن اہلحدیث لاہور کا سالانہ جلسہ

علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود

مرقومہ بالا حدیث شریف اگرچہ اس سے پہلے اکثر مذہبی کتب مین دیکہنے مین آئی ہے۔ اور اس کا زمانہ حال کے علماء پر صادق آنا بہی صاف طور پر بدلائل ثابت ہوچکا ہے مگر اس صداقت کی چشم دید کیفیت گذشتہ ۲ر اپریل ۱۳ء کو ہی مجہہ پر ظاہر ہوئی۔ جبکہ ایک مذہبی دنگل مین چند ایک علماء کی باہم سخت تکرار اور لڑائی ہوئی۔ جس سے مثلھم کمثل الحمار یحملون اسفارا کا صحیح نقشہ حاضرین کے سامنے کہنچ گیا۔ اور ان کے دل ان علماء ہم شر الخ کی نسبت پہلے سے زیادہ بدگمان ہوگئے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ کچہہ عرصہ سے دیگر انجمنون کی تقلید مین غیرمقلدین نے بہی ایک انجمن اہلحدیث بنا رکہی ہے۔ جسکے سالانہ جلسے ہر سال منعقد کئے جاتے ہین (کیونکہ یہ کسطرح ممکن ہے۔ کہ دیگر لوگ تو اپنے جلسے کرکے پبلک لکچر دین۔ اور یہ حضرات ان کے مقابلے مین اپنا دنگل بہی آراستہ نہ کرین۔ مگر تجربہ نے ثابت کردیا ہے۔ کہ یہ دنگل جو گذشتہ سال سے بے ٹکٹ کشتیان دکہا رہا ہے۔ ایک دن اہلحدیث کو نیست نابود کرکے رہیگا۔ خدا ایسا ہی کرے) چنانچہ شاید یہ دوسرا یا تیسرا جلسہ تہا جو مذکورہ بالا تاریخ کو لاہور مسجد چینیانوالی مین منعقد ہوا جس مین مقامی علماء کے علاوہ بیرونجات سے بہی اہل حدیث کے چوٹی کے رکن مولوی محمد ابراہیم صاحب

سیالکوٹی۔ حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تشریف لائے۔ پروگرام جلسہ سے دو دن پہلے بڑی کثرت سے شایع کیا گیا تھا۔ لیکن باوجود اتنے اہتمام کوششوں کے جلسہ بالکل بے رونق رہا۔ اور حاضرین کی تعداد اتنی بھی نظر نہ آتی تھی۔ جتنی کہ ہر جمعہ کے دن مسجد مذکور میں دکھائی دیا کرتی ہے۔ طرہ اس پر یہ کہ جلسہ میں مذکورہ بالا علماء سے چند ایک ایسی ناواجب حرکتیں سرزد ہوئیں۔ جو مجلس اہلحدیث کے لئے باعث ننگ و عار ہیں۔

اسوقت ہمارا یہ منشا نہیں کہ جلسہ کی مکمل رپورٹ ہدیہ ناظرین کیجائے بلکہ میرا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے یہ ہے۔ کہ میں یہاں پر ان مکروہ حرکتوں کا ذکر کروں۔ جو ان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے جھوٹے مدعیوں سے ظہور میں آئیں۔ اور جن سے کہ انکا سارا بنا بنایا پول کھل گیا۔

سب سے پہلی بات جو قابل التفات ہے۔ وہ پروگرام جلسہ کی وہ ناقص ترتیب ہے۔ جسنے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کا (جو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں) ایک ہی پلیٹ فارم پر آنا اٹھا ہر ایک کے اسے معجون مرکب بنا رکھا تھا۔ پھر کارروائی جلسہ میں اس ترتیب کی اس خلاف ورزی کو دیکھکر ہمیں حیرت اور تعجب ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے پہلے اجلاس کا پریذیڈنٹ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کی بجائے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بنایا گیا۔ حالانکہ انکا نام و نشان بھی مشتہرہ پروگرام میں نہ تھا۔ مگر جہانتک ہمیں چند ایک معتبر ذرایع سے پتہ لگا ہے۔ مولوی عبدالواحد صاحب تو بوجہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے آجانیکے "آب آمد تیمم برخاست" کے مطابق راولپنڈی کو بھاگ گئے۔ اور ان کی جگہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لی۔ جن کو پروگرام کے شایع ہوجانیکے بعد محض رسمی طور پر بادل ناخواستہ بلایا گیا تھا۔ اور جنکے آنے کی مجلس اہلحدیث کو مطلق امید نہ تھی۔ مولوی صاحب کا اسطرح خلاف توقع آدھمکنا اگرچہ بعض طبیعتوں کو ناگوار گذرا مگر ظاہرا طور پر ان کی آؤ بھگت کی گئی۔ اور انہیں پہلے اجلاس کا پریذیڈنٹ بنا دیا گیا۔ چنانچہ ان کی پریذیڈنٹی میں چند ایک تقریریں مختلف مضامین پر ہوئیں جن میں چند ایک ایسی باتیں بیان کی گئیں۔ جو اسلامی معتقدات سے کوسوں دور تھیں اور مجلس اہلحدیث کے لیے موجب ننگ۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حقیقی مردوں کو زندہ کرنا۔ آنحضرت صلعم کا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا اور وہاں سے حضرت بلال رض کی جوتیوں کی کھڑکھڑاہٹ کو سننا وغیرہ وغیرہ ہم بخوف طوالت ان سے اجتناب کر کے جناب پریذیڈنٹ صاحب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے ختم ہونے پر اپنے پریذیڈنشل ریمارکس شروع کئے۔ اور کہا۔ کہ انجمن کی جو سالانہ رپورٹ پڑھی گئی ہے اس میں صلح کی بابت بھی ذکر ہے۔ (صلح سے مراد مولوی ثناء اللہ اور غزنویوں کی صلح ہے راقم) میں اسپر کچھ کہنا چاہتا ہوں" آپ کے یہ فقرے ابھی ختم بھی ہونے نہ پائے تھے۔ کہ یکایک دبیر مجلس منشی محمد عبداللہ صاحب بول اٹھے کہ "یہ غیر متعلق باتیں ہیں۔ ان پر آپ کچھ نہ کہیں" (سبحان اللہ تہذیب کا کیا عمدہ نمونہ ہے راقم) مولوی صاحب اسبات پر بہت برافروختہ ہوئے۔ اور دبیر صاحب کو یہ کہکر ڈانٹ دیا کہ "اگر تم نہیں سننا چاہتے تو مسجد سے نکل جاؤ" (محمد حسین بیچارے کو کیا خبر تھی۔ کہ "آن قدح بشکست و آن ساقی نماند" اس وقت اسکی کوئی ماننے کا نہیں اور الٹا اسے خود ہی نکلنا پڑیگا راقم) اور یہ کہ "میں مولوی ثناء اللہ کی تعریف کرونگا اسکے خلاف کچھ نہ کہونگا" (کیونکہ وہ آپ کے روحانی فرزند جو ہوئے۔ مولوی صاحب نے یہ بات اسلئے کہی۔ کہ انہیں بلایا ہی اس شرط پر گیا تھا۔ کہ کسی کے خلاف کچھ نہ کہیں راقم) دبیر صاحب یہ سنکر خاموش ہوگئے اور مولوی صاحب نے اپنی تقریر کو اسطرح جاری رکھا۔ کہ میں نے دہلی میں جاکر دو خط کئے اور ان میں صلح کی بہت تاکید کی جو اخبار اہلحدیث میں چھپ گئے" اسپر پھر مولوی صاحب کو روکا گیا کہ "یہ موقع ان باتوں کا نہیں ہے۔ آپ اسوقت صرف تقریروں پر ریویو کر کے بیٹھ جائیں۔ آپ کو زیادہ کچھ بھی کہنے کا حق نہیں ہے۔" مگر مولوی صاحب کی ضد تو ہمیشہ سے مشہور ہے۔ جس میں مولوی صاحب کے ایک حمایتی نے بھی خاصا حصہ لیا اور اسطرح سے رفتہ رفتہ معاملہ ہاتھا پائی کو پہونچ گیا۔ اور مولوی صاحب کو (نہیں بلکہ رجل تنافس کو) مسجد سے نکال دیا گیا۔

وہ سماں ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی محمد حسین صاحب کے حمایتی کو سمجھا رہے تھے کہ "یہ موقع فساد کا نہیں ہے۔ اخبارات میں شایع ہوجائیگا کہ موحدین میں جھگڑا ہوگیا" (اس میں جھوٹ کیا ہے۔ خواہ اسوقت ہی روغن قاز ملکر ان باتوں کو چھپانے کی کوشش کرو جیسا کہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۲ء کے پیسہ اخبار میں کیا گیا ہے۔ مگر یہان کے ماندان بانسے کر وساز ند مخفلہا راقم) البتہ اسوقت خاموش ہوجاؤ۔ اور اگر زیادہ غصہ ہو۔ تو یہ میرا جوتا لیکر میرے سر میں مارلو" (یہ تو آپ کی عادت میں ہی داخل ہے راقم) بارے بڑی منت سماجت سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے خاموش کیا۔ اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اپنا وعظ معجزات انبیاء پر شروع کردیا۔ جس سے فساد کچھ رفع دفع ہوگیا۔ مگر مولوی صاحب ابھی بیان فرما ہی رہے تھے۔ کہ پھر وہی مولوی محمد حسین صاحب کا حمایتی اوٹھا۔ اور اپنے کسی

سوال کا جواب دیا جائے۔ جس پر مولویصاحب نے کہا۔ کہ وعظ کے ختم ہونے پر جواب دیا جائیگا۔ لیکچر ختم ہوگیا۔ مولویصاحب بیٹھ گئے۔ مگر اپنے وعدہ کا ایفا کیا۔ تو وجہ وہ شخص اپنے جواب کے پاس لینے پر اپنی پگڑی اور کوٹ دیدینے کو تیار ہے۔

اب وقت چونکہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب پشاوری کا تھا۔ اسلئے وہ بڑے جاہ و جلال کے ساتھ پلیٹ فارم پر تشریف لائے۔ اور سائل کو ڈانٹنا شروع کیا۔ کہ "یہ وقت ہمارا ہے اس میں تمہیں بولنے کا کوئی حق نہیں۔ خاموش ہوجاؤ" اگرچہ مولویصاحب نے اس طرح سے اپنا رعب ڈالکر اسے خاموش کرنا چاہا۔ مگر وہ چپ نہ ہوا۔ اور الٹا انکو اپنے سوال کے جواب کے لئے چیلنج دیا۔ اس پر مولوی صاحب بہت برافروختہ ہوئے۔ اور اسے بہت لعنت ملامت کر کے بٹھا دیا گیا۔ وہ تو بیٹھ گیا۔ مگر مولویصاحب ہیں کہ ان کا غصہ ہی فرو نہیں ہوتا۔ اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ کہ کیا بیان کریں اور کیا نہ کریں۔ اسلئے وہ قریباً پندرہ منٹ تک تو اسے کوستے ہی رہے۔

اس موقع پر ایک طرف تو مجھے ایک صحابی رضؓ کا وہ واقعہ یاد آتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے ایک غلام سے کسی مہمان کے لئے کھانا اٹھوا کے لیے جا رہے تھے۔ اور راستے میں غلام سے کھانا گر پڑا۔ جس پر اس صحابی رضؓ کا رنگ سرخ ہوگیا۔ اور وہ غلام کیطرف الجھنا ہی چاہتے تھے۔ کہ اس نے جھٹ قرآن کریم کی آیت والکاظمین الغیظ پڑھکر سنا دی۔ جس سے انکا غصہ بالکل فرو ہوگیا۔ اور انہوں نے غلام کو کچھ نہ کہا۔ اور دوسری طرف اس پشاوری مولوی کا خیال آتا ہے کہ جب اس کا غصہ فرو کرنیکے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہی آیت پڑھکر دم کی۔ تو فوراً انہیں یہ جواب دیکر چپ کرا دیا۔ کہ "یہ آیت تم پنجابیوں کے لئے ہے۔ ہم سید اور پٹھان ہیں ہمارے لئے نہیں"۔ مولوی صاحب کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید انکے نزدیک قرآن کریم کے مختلف حصے مختلف قوموں کے لئے واجب العمل ہیں۔ نہ کہ سارا قرآن کل دنیا کے لئے خدائی شان علماء اور انکا یہ حال سچ ہے علماء

هم شر من تحت اديم السماء

اس مختصر سی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آجکل کے علماء کے دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت کیا کیا بدظنیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اور ان میں کس قدر بغض اور عداوت بھری ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ باتیں ایک مسلمان کے دل کو پاش پاش کر دینے والی ہیں۔ مگر دوسری طرف آنحضرت صلعم کے تیرہ سو سال کے فرمائے ہوئے کلمات اور نیز اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاک الہامات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھکر ہم جامے میں پھولے ہوئے نہیں سماتے۔ یہی مولوی محمد حسین ہیں کہ کسی دن اس چینیانوالی مسجد میں بڑی عزت سے رہا کرتے تھے۔ اور وہابیوں کے ایڈووکیٹ بنے بیٹھے تھے۔ اور بازار میں لوگ ان کے آگے پیچھے دیوانہ وار دوڑے پھرا کرتے تھے۔ مگر آج خدا کے ایک سچے مرسل و مامور کی مخالفت کی بدولت خداوند تعالیٰ کے فرمودہ کے بموجب انہیں اس مسجد سے ذلیل تر نافرمان کا خطاب دیکر نکال دیا گیا۔ اور جناب حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے فرمانے کے بموجب ان کے علم کا جامہ پارہ پارہ ہوگیا۔ ان کے مسجد سے نکل جانیکے بعد جب میں نے ایک اہلحدیث سے پوچھا کہ ان کے ساتھ بھی کوئی گیا ہے یا نہیں۔ تو اس نے صاف لفظوں میں کہا۔ کہ "وہ ہے کیا چیز کہ اس کے ساتھ کوئی جائے۔ وہ تو روتا ہی آتا ہے۔ اور روتا ہی چلا جاتا ہے۔" اسکا یہ کہنا تھا کہ ہمیں فوراً خداوند کریم کا ارشاد "انی مهين من اراد اهانتك" یاد آگیا۔ اور ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے واپس آگئے۔

ہماری رائے میں تو اہلحدیث ابھی اس قابل نہیں ہیں۔ کہ وہ ان جلسوں اور انجمنوں کو چلا سکیں۔ اور انہی پر کیا منحصر ہے۔ یہ کبھی بھی ان باتوں میں کامیاب نہیں ہو سکینگے جب تک کہ ایک امام کے ماتحت نہ ہو جائینگے۔ اسی طرح میں اپنے دوسرے غیر احمدی بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ایک امام کی تابعداری ہی ایک چیز ہے۔ جو آپکو آئے دن کے جھگڑوں اور ایک دوسرے کی مخالفتوں اور دھڑا بندیوں سے بچائیگی اور آپ اسوقت تک ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ اور کامیابی کا منہ کبھی نہیں دیکھ سکتے جب تک کہ ایک امام آپ کا متفقہ روحانی سردار نہ ہو۔ اسلئے قرآن کریم کو کھولو اور حدیث شریف کا مطالعہ کرو۔ کہ اس نے کس قسم کا امام اس وقت کے لئے مسلمانوں کے واسطے تجویز کیا ہے۔ پھر دنیا کے کل مقتداؤں اور پیشرووں کو اس کسوٹی پر کسو اور دیکھو سوائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاک اور برگزیدہ امام کے کون اس پر پورا اترتا ہے اور کون بنا دلی ملمع سے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو نہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

وما علينا الا البلاغ

راقم خاکسار دوست محمد از لاہور کوچہ چابکسواران

کمیونٹی کیبنٹ

اکمل صاحب قادیان

کیا ٹرکی اسلامی سلطنت ہے

وطن کے ایک معتبر اور معزز نامہ نگار نے اپنی ایک چٹھی چھپوائی ہے

جسے پڑھکر کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ اور اسلام کی نازک حالت اور اس پر اسلامیون کی غفلت دیکھ دیکھکر حیرت ہوتی ہے ۔ مگر تعجب نہین ۔ کیونکہ اہل کتاب یہود نے جب مسیح بن مریم کا ۔ انکار کیا ۔ نہ صرف انکار ۔ بلکہ اسے دکھ دیا صلیب پر چڑھایا ۔ اس کے مارنے کے درپے ہوئے ۔ تو پھر اسکے بعد ۔ آہستہ آہستہ ان کی تمام سلطنتین چھن گئین ۔ وہ شان و شوکت باقی رہی ۔ اقبال نے منہ پھیر لیا ۔ تنزل و ادبار نے ڈیرہ آجمایا ۔ اور دنیا مین کوئی انکے لئے جا پناہ نہ رہی ۔ ضربت علیہم الذلۃ این ما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس وباؤا بغضب من اللہ وضربت علیہم المسکنۃ

ٹھیک اسی طرح مسیح موعود آیا ۔ وہ انکا بھی خواہ تھا ۔ اسے دشمن سمجھا گیا ۔ وہ ان کو صراط مستقیم کی ہدایت کرتا تھا ۔ یہ بدقسمتی سے اسے گمراہ کرنے والا سمجھے وہ اپنا کام کرکے محبوب حقیقی سے جاملا ۔ اور یہ اپنے کئے کی سزا پانے کے لئے رہ گئے ۔

اسلامبول جسے سلطنت کے اعتبار سے اسلامی سطوت کا مرکز کہہ سکتے ہین ۔ اب اسکی یہ حالت ہے کہ بقول نامہ نگار خود وہان کے باشندے یا کم از کم حکمران پارٹی پسند نہین کرتی ۔ کہ کوئی ان کی سلطنت کو اسلامی سلطنت کہے ۔ تا بدیگران چہ رسد ۔ گویا اسلام انکے لئے موجب عار و ننگ ہے وہ دنیا کی قومون مین مسلمان حاکم کہلانے سے ذلیل ہوتے ہین اسلئے وہ چاہتے ہین کہ انکی سلطنت کو عثمانی سلطنت کہا جائے نہ کہ اسلامی سلطنت ۔ کاش ان نوجوان نادانون ان ناقدر شناس نوجوانون ان حقیقت سے ناآشنا جوانون کو معلوم ہوتا ۔ کہ اگر اسلام کا نام نہین تو ان کا رہا سہا اقتدار بھی جاتا رہیگا جو کچھ عزت ہے یہ جو تمام روئے زمین کے مسلمان ان کی حامی بھرتے ہین تو صرف اسی مقدس نام کی طفیل ۔ جس کا برقی اثر ۔ فی الفور رگون مین دوڑکر تڑپا دینے والی سی حرارت پیدا کرتا ہے ۔ اگر یہ نہین تو پھر کچھ بھی نہین ۔ اگر یہ نام نہین تو پھر یہ سلطنت مٹ جائے ہماری بلا سے ۔ یہ لوگ اپنے تئین حافظ حرمین سمجھتے ہین ۔ حضور مسیح موعود فرماتے تھے یہ غلط ہے ۔ بلکہ حرمین ان کے محافظ ہین ۔ جب اس سے تعلق کم ہوگا ۔ یا خدانخواستہ نہ رہیگا ۔ تو پھر ان کو کہین امان نہ ملیگی ۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو مین نے کہی ۔ مین نے نہین کہی بلکہ خدا کے برگزیدہ نبی نے کہی ۔ طرابلس انکے ہاتھون سے جا چکا تھا ۔ مگر کس مقدس نام کی برکت سے ۔ یہ نعمت ان کی تا حال ۔ انہی کے قبضے مین ہے اور کس پاک نام کی طفیل ۔ تمام صحرائے افریقہ کے عرب اپنے گلے کٹوا رہے ہین کیا عثمانی سلطنت کے لئے ہرگز نہین بلکہ اسلئے کہ اسلامی سلطنت ہے ہر ہند کے مسلمان ۔ اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے گاڑھے پسینے سے کمائی ہوئی اپنے بچون کے منہ سے چھین کر ان کو بھیج رہے ہین ۔ یہ بھی کس کی خاطر ۔ کیا انجمن اتحاد و ترقی کے لئے ۔ ہرگز نہین بلکہ اسواسطے ۔ کہ یہ ہماری اسلامی سلطنت ہے ۔ پس نوجوان ترکون کو اگر چند دنے اور زندہ رہنا ہے تو بجائے اسلام سے متنفر ہونے کے ۔ اسلام سے اپنا تعلق اور مستحکم کرین ۔ اور بجائے غیر مسلمون کی چاپلوسی اور انکی رضامندی حاصل کرنے کے خدا کو راضی کرین اگر وہ مالک الملک ان سے راضی ہوا ۔ تو بیڑا پار ہے ورنہ جب خدا تباہ کرنے پر آیا تو دول اوروپا کی دوستی کچھ کام نہ دیگی ۔

وطن کی اس چٹھی کا اقتباس حسب ذیل

(۱) جس وقت سے اس ملک مین حریت کا ڈنکا بجا تمام اسلامی شعار یک لخت دور کر دئے گئے ۔ سب سے پہلا حملہ خود لفظ اسلام پر ہوا ۔ اور لفظ اسلام کل دفاتر اور سرکاری تحریرات ۔ سے قطعاً دور کر دیا گیا ۔ اور یہ قرار پایا کہ آئندہ سے یہ لفظ یا اسکی طرف اضافت کا استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اخیلن مجلس حریت و مساوات .... کی رائے مین اس لفظ اسلام کے استعمال کرنے سے اطراف و جوانب کی غیر مسلم دول بھڑکتی تھین ۔

(۲) "مین جس روز شہر قونیہ سے قسطنطنیہ ریل سے واپس ہو رہا تھا ۔ اس روز اتفاق سے کسی بات پر میری زبان سے اسلامی تحریک کا لفظ نکل گیا ۔ دو چار نوجوان ترک جو میرے پاس بیٹھے تھے ۔ انہون نے اعتراض کیا اور مجھ سے کہا کہ حریت کے دور مین کوئی لفظ ایسا استعمال نہ ہونا چاہئے .... ہم نے اس دور مین یہ قرار دیا ہے ۔ کہ کل امتیازات و خصوصیات مذہب حجازی ہماری دولت سے رفتہ رفتہ دور کر دی جائین ۔

(۳) مساجد ویران ہین ۔ قہوہ خانے جو در اصل بتخانے ہین آباد ۔ مسجد سلطان ...... کے بڑے حصے مین سوداگرون کا گودام ہے .... اس چار سال کے عرصہ مین شراب کا خرچ چار چند ہوگیا ۔ یہان بارون مین تمام دنیا کی بدنصیب نوجوان بدکار عورتون کو جگہ دی ہے ۔

(۴) ایک نے یہ حالات مجھ سے سنکر ایک آہ سرد کھینچی اور کہا در حقیقت اسلام کا دور اس سرزمین سے گذر گیا سلطنت ابھی تک نام کو باقی رہ گئی ہے جو امروز فردا کی مہمان ہے ۔

(۵) اس حریت و مساوات کی دھن مین بہت سے ممالک نکل گئے اور جو باقی ہین وہ بھی آجکل کے مہمان ہین ترکی سلطنت کا دور ختم ہوچکا ۔ پہلے تو چراغ ٹمٹماتا تھا ۔ مگر اب گل ہو رہا ہے ۔

(۶) شعار و خصوصیات اسلامی دور کرنے سے کل اسلامی دنیا کی ہمدردی ترکون سے جاتی رہی ہم ان کو کافر نہین کہتے مگر خود وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانا پسند نہین کرتے

(۷) ایک گریک عورت نے جہاز پر حضرت مریم و حضرت عیسے کی تصویر کھول رکھی

تک۔ جو شخص ادہر سے گذرتا تھا۔ ابس آوہ یہ لکہتی تھی کو بیٹھ سکے۔ بعد ان تصویرون کو دیکہہ کر سر جھکاتا ہوا جائے۔

(۲) ایک نوجوان ترکون نے بھی ایسا ہی کیا (مین نے کہا) تصویر پرستی بمنزلہ اصنام پرستی ہے۔ جسکو اسلام نے دور کر دیا۔ ایک نوجوان ترک جو اسوقت نشہ شراب مین غرق تھا۔ کہنے لگا آپ ایسی تقریر اس ملک مین نہ کیجئے۔ یہ تقریر مجاز تک محدود ہے۔ یہ ملک عثمانی ہے۔

عذر نامعقول

اخبار اہل حدیث مطبوعہ ۲۶ اپریل ۱۹۱۲ء۔ ابو سعید محمد شریف مطالبہ کرتے ہین کہ ایک مناظر نے۔ مولوی سرور شاہ صاحب سے سوال پیش کیا کہ اگر مرزا صاحب کا یہ بیان صحیح ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوگا۔ تو پہلے تیرہ مجددون کے نام بتاؤ اور ان کی کتابین پیش کرو، تو اس کا انہون نے جواب نہ دیا۔ جواب تو ضرور دیا۔ مگر بددیانتی سے اسے چھپایا جاتا ہے۔ یہ مرزا صاحب کا بیان نہیں۔ حدیث صحیح ہے۔ اگر موضوع ہے تو اصول حدیث پر اسکا موضوع ہونا ثابت کرو۔ پھر جب تک تم اپنے تئین مسلمان کہتے ہو۔ ہم سے یہ مطالبہ کرنے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کسی قول کی صداقت کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور بس۔ پھر اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین ثابت کرنیکے لئے ان سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء کے نام نامی پیش کئے جائین۔ اور پھر ان کی کتابوں سے وہ تمام دعاوی دکھائے جائین جو حضرت خاتم النبیین نے کئے۔ پھر یہ ثابت کرنا چاہئے۔ کہ تمام مجددون پر ہر آیت قرآنی کی تفسیر ضروری نہیے اور یہ کہ تمام علوم قرآنیہ ہر ایک مجدد پر کھل جانے ضروری ہین۔ جب تک یہ نہو۔ وہ سوال آپکا لغو ہے۔

خلت۔ کے معنے موت نہین۔ اسکے ثبوت مین آپ واذا خلوا الی شیاطینهم پیش کرتے ہین۔ [illegible] ہے جب یہ صلہ نہو اور پھر معنے موت کے نہ لئے جاسکین۔ کوئی مثال پیش کرو۔ خلت کے معنے خود قرآن مجید نے کر دئے ہین جو ایک حجت ناطقہ ہین۔ دیکھو وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ افان مات او قتل۔ گویا خلت کی دو ہی صورتین ہین موت یا قتل۔ چنانچہ تفسیر صافی مین یہی اسی بنا پر کہا گیا ہے۔ فسيخلو كما خلوا بالموت او القتل۔

تفسیر فتوحات الٰہیہ مین ہے۔ لانکسائر الانبیاء والرسل وانهم لم يرجعوا عن اديانهم بموتهم وقتلهم۔ تفسیر کبیر بھی اسکی مصدق ہے۔ تفسیر مظہری مین ہے۔ قد خلت مضت۔ ماتت من قبله الرسل

تسیموت۔ هو ایضا

اور یہ جو آپ نے لکہا ہے۔ کہ ان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته۔ سے ضروری ہے کہ اہل کتاب عیسٰے کی وفات سے پہلے ایمان لاوینگے۔

اول تو یہ معنے بالجزم کسی آپ کے مفسر نے ہی نہین لکہے۔ پھر ایسے معنون میں قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے۔ تمہارے مزعومی رفع سے لیکر نزول تک کئی اہل کتاب مر چکے ہونگے۔ وہ ایمان نہین لائے پس ان من اهل الكتب کا حصر کس طرح صحیح ہوگا اگر نزول کے وقت کی تخصیص ہے تو مخصص بیان کرو۔ پھر اس کا مخصص ہی ثابت ہے کیونکہ بعض اہل کتاب نزول مسیح کے بعد اور قبل موت اسکے ایمان نہ لاوینگے۔ بلکہ جہاد یا وبا سے بحالت کفر مرینگے۔

(۳) یہ خلاف ہے۔ القينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة کے۔ ان آیات سے یہود کا وجود تا روز قیامت بوصف عداوۃ و بغضا ضروری ہے پھر یہ خلاف ہے (۴) جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيمة کے (۵) پھر دور محمدی مین عیسٰے علیہ السلام پر ایمان لانے کے کیا معنی جب تک ان سوالون سے عہدہ برآ نہو۔ تم اپنا اعتراض۔ پیش نہین کر سکتے

یادداشت ہا متعلق مباحثہ برائے ملاحظہ ثالث صاحب

نہایت ضروری

عالی جناب صدر جلسہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے تیسرے پرچہ مین بعض ایسے امور بیان کئے ہین جو انکے پہلے بیانات کی تائید مین نئے معلوم ہوتے ہین۔ اسلئے جناب والا کی سہولت کے لئے اور مغالطہ کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور بطور یادداشتون کے لکہی گئی ہین۔

یادداشتین

(۱) اس بحث مین جملہ دلائل نقلی کا مخالف کے مسلمات سے ہونا ضروری ہے جیسا شرط نمبر ۴ کا منشا ہے۔ اور کوئی دلیل جو کسی ایسے اصول کی بنا پر ہو۔ جو ہم تسلیم نہین کرتے ہم پر کسی طرح حجت نہین ہو سکتی۔ خواہ مولوی ثناء اللہ تمام قرآن کی بنا پر کوئی اصول قایم کرے۔ وہ ہمارے لئے اسوقت حجت ہو سکتا ہے۔ جب ہم ان معنون کو تسلیم کرلین۔ جو مولوی ثناء اللہ پیش کرتا ہے۔ ورنہ وہ منشا ہمارے نزدیک غلط ہونیکے باعث ہم پر کوئی حجت نہین ہے۔

(۲) تمہید سے لیکر آخر تک بسبب کسی صحیح شہادت نقلی کے نہ ملنے کے مولوی صاحب کا سارا دارومدار استنباطات پر رہا ہے۔ کہ از روئے قرآن مجید و احادیث و عقائد احمدیہ یہ امر مسلم ہے۔ کہ نبی یا مامور من اللہ کا کوئی لفظ بغیر حکم خداوندی کے

نہیں ہوتا۔ جسکا جواب ہمارے پہلے پرچہ کے ٹھیک شروع میں ہی یہ دیا گیا۔ یہ تمام دعاوی و لیکچر فضول ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا تسلیم کردہ قاعدہ نہیں۔

(۳) خود مولوی ثناء اللہ نے وہ قاعدہ جو آپکے روبرو بیان کیا ہے۔ کہ نبی کا فعل بلا حکم خداوندی نہیں ہوتا۔ نبی بول ہی نہیں سکتا۔ جب تک خدا کا حکم نہ ملے۔ وغیرہ۔ یہ سب اسوقت اپنا مطلب نکالنے کے لیے بنا لیا گیا ہے۔ اسکے بہت سے دلائل ہیں۔ مگر دو دلیلوں پر ختم کرتا ہوں۔

(أ) مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر ثنائی کی جلد پنجم صفحہ ۱۵۰ پر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ نبیوں کی دلی آرزوؤں میں شیطان سخت دخل دیدیتا ہے۔ اور یہان تک کہ ان کے تابعدار بعض اوقات ان کی تمناؤں کی وجہ سے گمراہ ہوکر انبیاء کو برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں۔ جسکی نقل خود مولوی صاحب تفسیر میں وہیں بیان کرتے ہیں۔

(ب) مسلمہ مذہب ہے کہ انبیاء معصوم اور بیگناہ ہیں۔ چونکہ آخر انسان ہیں۔ اسلئے وہ اپنے خیال میں بعض اوقات غلطی بھی کر جاتے ہیں۔ اور ایسے خیالات جنمیں غلطی ہوتی ہے وہ خدا کے الہام یا وحی کے ماتحت نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ محض تمنا دلی ہوتی ہے۔ جنکے ساتھ خدا کے حکم کا تعلق نہیں یہ تمنا دلی دینی معاملات میں بھی ہوجاتی ہے۔ جس کی مثالیں جو فریقین کی مسلمہ ہیں۔ صرف دو بیان کردیتا ہوں

(۱) جنگ بدر میں کفار جو پکڑے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معافی دیکر چھوڑ دیا۔ اس پر قرآن مجید میں عتاب الٰہی وارد ہوا۔

(۲) ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے اپنے دل میں کسی وجہ سے یہ فیصلہ کیا میں آیندہ شہد ہرگز نہ کھاؤنگا۔ اس پر اللہ تعالےٰ کا حکم بایں الفاظ ہوا۔ لما تحرم ما احل اللہ یعنے اے نبی خدا کے حلال کو حرام کیوں کہتا ہے۔ اب یہ دونوں باتیں جنپر اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلعم کو منع کیا۔ کہ ایسا ہرگز نہ کرنا کیا خدا کے حکم سے آنحضرت نے کی تھیں ؟

(۴) پرارتھنا یا دعا صرف درخواست یا التجا کو کہتے ہیں اور ایسا کہنے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ جب تک خدا نہ کہے۔ دعا نہ کی جاوے۔ بلکہ دعا کرنے کا حق ہر شخص کو خواہ نبی ہو۔ یا غیر نبی۔ مامور یا غیر مامور ہر وقت حاصل ہے۔ چنانچہ خود قرآن شریف کہتا ہے کہ دعا کرو میں قبول کرنے والا ہوں (ادعونی استجب لکم بس اس حکم کی بنا پر ہم ہر وقت دعا کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارا دعا کرنا بحکم الٰہی ہیں کہلائیگا۔ کیونکہ یہ حکم ایک عام قانون ہے نہ کہ خاص حکم۔ بلکہ یہ ہوسکتا ہے۔ کہ ہم دعا کرنے میں غلطی پر ہوں۔ اور خدا کا منشاء اس دعا کے برخلاف ہو۔ جیسے کہ خود مسلمہ فریقین کی کتاب صحیح بخاری میں ذکر ہے کہ۔ ایک دفعہ آنحضرت نے لمبا سجدہ کیا۔ اور دعا کرتے رہے جب آپ نے سر اٹھایا تو اصحابوں نے دریافت کیا کہ اسقدر لمبے سجدہ کا کیا باعث ہے۔ تو آپ نے فرمایا میں نے اسوقت تین دعائیں

ہیں۔ جن میں سے ایک دعا کو اللہ تعالےٰ نے منظور نہیں فرمایا۔ خود مولوی صاحب کی تفسیر میں موجود ہے۔ اس میں بھی مولوی صاحب انبیاء کی دعا کی قبول ہونیکے قائل نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ صفحہ ۲۶۴ جلد اول ملاحظہ فرماویں ایسے ہی نوح نے بھی اپنے بیٹے کے لیے دعا کی۔ خدا کا عتاب ہوا۔ کہ خبردار ایسا سوال آیندہ نہ کرنا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے اپنی تفسیر کے صفحہ ۴ جلد چہارم پر اس کا ذکر کھول کر کیا ہے۔

(۵) آخری فیصلہ کا اشتہار ۱۵ اپریل سنہ ۰۷ء کو ہی لکھا گیا تھا۔ اسکا ثبوت یہ ہے

(۱) اخبار الحکم و بدر میں یہ اشتہار شایع ہوا دونو اخباروں کی تاریخ اشاعت ایکہی تھی۔ صرف ایک دن کا تفاوت ہے۔ پس یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک نے دوسرے سے نقل کیا ہو۔ ان دونوں کا تمام اشتہار کو بالکل ایک دوسرے کے مطابق شایع کرنا۔ اور ایک لفظ کا فرق نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے جکہ ۱۵ اپریل سنہ ۰۷ء کی تاریخ جو اس کے نیچے چھپی ہے۔ وہ مثل تمام الفاظ اشتہار صحیح ہے۔ اور وہ مشتہر کیطرف سے ہے

(ب) جسوقت اشتہار دیا گیا تھا۔ اسوقت چونکہ کسی قسم کی غرض مدنظر نہ تھی صرف حق کا اظہار مقصود تھا۔ اور یہ گمان بھی نہ تھا۔ کہ اشتہار کے پانچ سال بعد یہ بحث ہوگی۔ جو آپ کے سامنے ہوئی ہے۔ اسلئے جو تاریخ اسوقت درج کی گئی ہے۔ وہ صحیح ہے۔ اور نیک نیتی سے لکھی گئی ہے۔ اسیطرح ڈائری کی تاریخ کو بھی خیال فرمائیں جسکے متعلق میں آگے علحدہ طور پر عرض کرتا ہوں۔

(۲) مرزا صاحب کی ڈائری جو بدر میں شایع ہوئی ہے۔ وہ کوئی مجاہدہ یا باقاعدہ مرزا صاحب کی اپنی ڈائری نہیں ہے۔ بلکہ عنوان ڈائری صرف اخبار بدر کا اپنا مقرر کردہ ایک عنوان ہے جسکے ماتحت جو تقریر مرزا صاحب کی مفید عام وہ سمجھتے۔ بقید تاریخ نقل کردی جاتی تھی۔ چونکہ زیر بحث ڈائری کی تاریخ اسوقت ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء شایع کی گئی ہے۔ اسلئے اسے ۱۵ اپریل کے اشتہار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ڈائری کی تاریخ مندرجہ اخبار کے صحیح ہونیکی صرف دو دلیلیں کافی ہیں۔

(أ) جب وہ ڈائری شایع کی گئی اسوقت کوئی تنازعہ نہ تھا۔ تاکہ یہ کہا جاسکے کہ اسوقت مولوی ثناء اللہ کے اعتراض سے بچنے کے لئے ہمنے پیش بندی کر رکھی تھی۔ لہذا اسکی تاریخ بالکل درست ہے۔

(ب) جو الہام اُجیب دعوۃ الداع اس ڈائری میں درج ہے۔ وہ الہام خود ۱۳۔۱۴ اپریل کی درمیانی شب کا ہے۔ جو ۱۴ اپریل کی صبح کو مرزا صاحب نے ظاہر فرمایا۔ چنانچہ سلسلہ کے تمام اخبار اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں الہام کو ۱۴ اپریل کی تاریخ دیکر ہی درج کیا گیا۔ پس یہ تقریر جسکو مولوی صاحب ۲۵ اپریل کی سمجھتے ہیں ۱۴ اپریل کی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رات کو جب ہماری توجہ

عمدہ ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لیے مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم ہیرا اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ روپیہ ہے فی اخال دو ماہ کے لیے اس کی رعایتی قیمت صرف سے روپیہ فی تولہ کر دی ہے بعض خریداروں نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے۔

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق تشنج و خیت و فساد بلغم و تنگی رحم شکر سوزاک سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول سیلان منی و پوست دود و خارش و نیز وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں

قیمت دو تولہ صرف عہ

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم کی لنگیاں مشہدی لوپشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ملتی ریشمی اور سوتی نشری صافے سفید او۔ بادامی اور پشاوری پیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی ملسکتی ہیں

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

مختصر فہرست کتب دربارہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ

علمی سنہری اخلاق

موجودہ زمانہ کے علماء سو کا اصلی فوٹو معہ تمام انجمنوں و مدارس کے ابتر حالات کے جو انہیں کی تحریروں سے کھینچا گیا ہے۔ اور امرتسری مکذب کے دس مسلمہ جھوٹ جن کا جواب نہ ہوا نہ ہو سکے قیمت صرف ۸؍

ثنائی ہزار داستان

امرتسری مکذب کی الف سے لے کر ی تک ردیف وار ان گالیوں کی فہرست جو کذاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذوالاحترام و معزز احمدی احباب کو دی ہیں جنکی تعداد ۲۰۵ بمعہ حوالہ اخبار و رسالہ جات ثنائی صفحہ و سطر و تاریخوار۔

قیمت صرف ۲؍

ثنائی فرار و مباہلہ سے انکار

ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی و جواب ثبوت جس کا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے آج تک نہیں لیا ہے جواب تو در کنار۔ قیمت سے

چودھویں صدی کے یہود

امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونیکا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح کی صداقت کا مسلسل ثبوت انعامی یکصد روپیہ ۲؍

منیجر الحق

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے ہمارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں۔ اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں۔ اسمیں چند فائدے خوب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اسی لیے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۴ محصول ۶ دو شیشی خورد ۸ محصول ۵ دو شیشی تک ۶

نوٹ فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضرور رہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ

نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ

رسالہ احمدی دہلی

یہ رسالہ شروع جنوری ۱۹۱۲ء سے ۳۲ صفحہ پر زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی ماہوار نکلتا ہے جس کا اہم مقصد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی مخالفین کا عموماً اور ثناء اللہ امرتسری کے اعتراضوں کا خصوصاً جواب دینا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا بدلائل اظہار کرنا ہے۔ قیمت سالانہ عہ درخواستیں بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کریں۔

منیجر الحق

باہتمام منشی محمد قاسم علی صاحب منیجر و ایڈیٹر و پروپرائٹر و پبلشر نے احمدیہ پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر سے بمقام اکبر دمت سہاردار السلطنت دہلی سے شائع کیا